گلدستۂ نعت و غزل

ناشر

تاج بک ڈپو - دھلی

Scanned by CamScanner

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بکھیروں اس طرح سے آپکے پیغام کی خوشبو
کہ ہر ذرے سے مہکے گلشن اسلام کی خوشبو

گلدستہ نعت و غزل

مرتب
مولانا محمد گل صنوبر کاشفی

ناشر

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

کیا.....................................؟	کہاں.....؟
فہرست مضامین	۳
انتساب	۴
دعائیہ کلمات	۵
عرض مؤلف	۶
حمد	۷تا۱۱
باب اول درنعت	۱۲تا۴۴
باب دوم درنظم	۴۵تا۵۶
باب سوم درغزل	۵۷تا۷۳

Scanned by CamScanner

انتساب

☆عقیدت ومحبت کے اعلیٰ جذبات کے ساتھ اپنی اس ادنیٰ کاوش کو لا ڈلائے رب السموت والارض، ساقیٔ کوثر، شافع محشر (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نظرِ کریمانہ کا نتیجہ ہے کہ اس حقیر نے یہاں تک منزل طے کی۔

☆اور ان تمام آسمانی ہدایت کے ستاروں کے نام جو چاند کی طرح چاروں طرف جگمگاتے تھے۔ (حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ) اور تمام صحابۂ کرام، تابعین اور اہل علم کے نام جنکی مجتہدانہ کوششوں سے یہ علم ہم تک پہنچ گیا۔

بندہ گل منوبر

دعائیہ کلمات

حضرت اقدس الحاج مولانا محمد ہاشم صاحب
شیخ التفسیر جامعہ کاشف العلوم چھتمل پور

باسمہ سبحانہ

عزیزی مولوی محمد گل صنوبر زاد علمہ وعملہ جامعہ کاشف العلوم چھتمل پور میں عربی چہارم کے متعلم ہیں، ابتدا ہی سے ان کو نعت لکھنے اور پڑھنے کا شوق رہا ہے، اسی کے نتیجہ میں انہوں نے گلدستہ نعت وغزل مرتب کر کے کتابی شکل دی ہے، یہ ایک مفید کام ہے، اللہ تعالی ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور صلاحیتوں کو جلا بخشے۔ آمین

خادم الطلاب

محمد ہاشم قاسمی جامعہ کاشف العلوم چھتمل پور

Scanned by CamScanner

عرضِ مرتب

اَلحمدُ لِوَلِیّہٖ وَالصَّلوٰۃُ لِاَھْلِھَا.

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

اے ایمان والو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجو۔

دوستو اور بھائیو! ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالی کی عطا کردہ بہترین صلاحیتوں کو اجاگر کرے، اور ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق کوشش بھی کرتا ہے کوئی زبانی شکل میں تو کوئی کتابی شکل میں اور خاص طور پر آپ ﷺ کی سیرت پر اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہیں، کوئی نظم میں تو کوئی نثر میں، بہر حال یہ سب ہی کی خواہش ہوتی ہے، خاص طور پر جس کو حقیقی عشقِ رسول ہوتا ہے، بندہ حقیر نے بھی اپنی کم سنی اور لاعلمی کے باوجود اپنے اساتذہ کرام کی نگرانی میں یہ کچھ نعتیں و نظمیں وغزلیں ترتیب دی ہیں، کیونکہ بچوں کی زبانوں پر گانا بجانا سننا اور سنانا عام ہوگیا ہے، اور امتِ محمد یہ گہرے غار کے دہانے پر کھڑی ہے، اس لئے موصوف نے اس مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ مختصر کتابچہ ترتیب دیا ہے، اللہ تعالی قبول ومنظور فرمائیں۔ آمین

اب کتاب کے کمپوز ہوجانے کے بعد نہایت اہم مرحلہ نظرِ ثانی کا تھا کیونکہ بعض نعتوں ونظموں کے اندر غلو اور عبث اشعار ہوتے ہیں جن سے ایمان خطرے میں پڑجاتا ہے، اس لئے احقر نے نظر ثانی فرمانے کے لئے

Scanned by CamScanner

اپنے مشفق وکرم فرماں استاذ محترم جناب حضرت مولانا محمد اشتیاق صاحب دامت برکاتہم سے درخواست کی، آپ نے احقر کی درخواست کو قبول فرما کر اس رسالہ کو قابلِ اشاعت بنادیا۔

اور چونکہ اس کتاب کے جمع وترتیب میں میرے محبین ومخلصین اور اساتذۂ کرام کا تعاون رہاہے، اس لئے میں ممنون ومشکور ہوں اپنے تمام اساتذۂ کرام اور محبین ومخلصین کا جنہوں نے مجھے اس رسالہ کو پیش کرنے میں مفید مشوروں سے نواز کر حوصلہ افزائی بھی فرمائی، اللہ رب ذالجلال اس کاوش کو امتِ محمدیہ کے لئے نفع بخش بنائے، اور مرتب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. آمین

دعاؤں کا طالب

محمد گل صنوبر

متعلم جامعہ کاشف العلوم چھتمل پور

حمد باری تعالیٰ

جینے کو آسان بنادے یااللہ
پابندِ قرآن بنادے یا اللہ
یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

دل کے اندر تو ہی تو ہو تو ہی تو
اس دل کو جزدان بنادے یااللہ
یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

ساری دنیا رسوا کرنا چاہتی ہے
تو ہم کو ذیشان بنادے یااللہ
یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

میرے بچے حمد کہیں اور نعت کہیں
نسلوں کو حسان بنادے یااللہ
یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

ساری دنیا شعر حمد و نعت کہیں
یہ میری پہچان بنادے یااللہ
یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

جب بھی چاہوں جھانک کے روضہ دیکھ سکوں
دل کو روشندان بنادے یااللہ
یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

دنیا کی دولت سے بھی کر مالامال
اور ابنِ عفان بنادے یااللہ
یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

(نوازدیوبندی)

قل ھو اللہ احد

قل ھو اللہ احد ہے تیری وحدت کے لئے
اور اللہ الصمد ہے تیری قدرت کے لئے

لم یلد سے ہے عیاں تو نے کسی کو نہ جنا
ہے یہ فرمان تیرا تیری شہادت کے لئے

ایک ہی جملہ تو ہے پہلے ولم پھر یولد
صاف قرآن میں ہیں تیری ولادت کیلئے

پھر ولم کہکر یکن تو نے لہ فرمایا
کفواً اور احد ہے تیری عظمت کے لئے

چل شریعت پہ تو یامینؔ تجھے محشر میں
کام آئیگا یہی تیری شفاعت کے لئے

(جناب یامین صاحب)

شعر

ہر ایک کام سے پہلے یہ ہم نے کام کیا
خدا کی حمد کے بعد ہم نے کلام کیا

Scanned by CamScanner

حمد رب العالمین

دیکھوں جدھر نگاہ سے جلوہ نما ہے وہ
بندے ہیں سب اسی کے ہمارا خدا ہے وہ
رحمٰن اس کو کہتے ہیں قہار بھی ہے وہ
اچھو کے ساتھ اچھا بروں سے خفاء ہے وہ
پہلے برائی کرنے سے یہ بھی رہے خیال
کوئی بھی دیکھتا نہیں مگر دیکھتا ہے وہ
جنت تو دیگا دینے سے انکار نہیں
توحید کا وسیلہ مگر چاہتا ہے وہ
تجھکو پتہ نہیں ہے زمانے میں اے ثمر
عزت اسے ملے گی جسے چاہتا ہے وہ

(محمد ثمر صاحب)

شعر

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے ہے

Scanned by CamScanner

میرے دل میں مولیٰ آ جا تو

میرے دل میں مولیٰ آ جا تو، رگ رگ میں میری سما جا تو
میرے دل میں مولیٰ آ جا تو میرے دل میں مولیٰ آ جا تو

ہر لمحہ تیری یاد رہے تیری یاد سے دل آباد رہے
اپنی محبت کی مولیٰ میرے دل میں آگ لگا جا تو

تو چھپا ہوا ہے ہر شی میں تو جلوہ نما ہے ہر شی میں
میں تیرا ہی متلاشی ہوں میرے مولیٰ مجھ کو پا جا تو

میں عاصی ہوں میں پاپی ہوں میں دنیا پردہ فاشی ہوں
ڈوبنے میں کوئی دیر نہیں میری کشتی پار لگا جا تو

معبود تو ہی تو میرا ہے یہ خوشدل بندہ تیرا ہے
تو میرا ہے میں تیرا ہوں میرے بگڑے کام بنا جا تو

(ماسٹر عبدالستار خوشدل)

باب اول (نعت)

وہ رحمتِ عالم ہے وہ محبوبِ خدا ہے

وہ رحمتِ عالم ہے وہ محبوبِ خدا ہے
آغوش میں جو آمنہ بی بی کے پلا ہے
جو پہنے ہوئے عرش پہ نعلین گیا ہے
اس ذاتِ گرامی پہ میری جان فدا ہے

جس وقت اٹھے سرورِ عالم کی نگاہیں
ڈھونڈو گے تو توحید کا اقرار کیا ہے
کچھ ایسے صحابی ہیں شہنشاہِ امم کے
پروانۂ جنت جنہیں دنیا میں ملا ہے

جبرئیلِ امیں لائے جہاں سورۂ اقرأ
وہ غارِ حرا غار غارِ حرا ہے
کفار کے بارے میں سرِ بدر نبی نے
جس در پہ کہا جس کو اسی در پہ مرا ہے

(محمد شعبان دل خیرآبادی)

وہ جس کے لئے محفلِ کونین سجی ہے

وہ جس کے لئے محفلِ کونین سجی
ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے میں بنی
ہے
وہ ہاشمی مکی مدنی العربی
ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی
ہے

احمد ہے محمد ہے وہی ختم رسل
ہے
مخدوم و مربی ہے وہی بادیٔ کل
ہے
اس پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی
ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی
ہے

والشمس و ضحیٰ چہرۂ انور کی جھلک
ہے
واللیل سجی گیسوئے حضرت کی لچک
ہے
عالم کو ضیاء جس کے وسیلے سے ملی
ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی
ہے

اللہ کا فرمان اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكْ
منسوب ہے جس سے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ
جس ذات کا قرآن میں بھی ذکرِ جلی
ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی
ہے

مزمل و یٰسین و مدثر و طٰہٰ
کیا کیا نئے الفاظ سے مولیٰ نے پکارا
کیا شان ہے اس کی کہ جو امی لقبی
ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی
ہے

وہ ذات کہ جو صاحب لولاک لما ہے
وہ صاحب رف رف شب معراج ہوا ہے
اسریٰ میں امامت جسے نبیوں کی ملی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

کس درجہ زمانے میں تھی مظلوم یہ عورت
پھر کس کی بدولت ملی اسے عزت و رفعت
وہ محسن و غمخوار ہمارا ہی نبی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

(قاری احسان محسن)

قطعہ

نور کا ساغر نور کی مے ہے نور کا چھلکا جام
مدینہ تجھے سلام مدینہ تجھے سلام
ساحلِ رحمت پر نہیں ہوگا کوئی بھی تشنہ کام
مدینہ تجھے سلام مدینہ تجھے سلام
روز قیامت کا وہ سورج ہم کو کیا جھلسائے گا
خود ہی ڈوبا جائے گا خود ہی ڈوبا جائے گا
شافع محشر کے دامن میں کریں گے ہم آرام
مدینہ تجھے سلام مدینہ تجھے سلام
زلفِ معنبر کی چھاؤں میں رات سنورتی رہتی ہے
صبح نکھرتی رہتی ہے صبح نکھرتی رہتی ہے
روئے منور کے صدقے میں روشن صبح و شام
مدینہ تجھے سلام مدینہ تجھے سلام

سلیقے سے جینا سکھایا نبی نے

سلیقے سے جینا سکھایا نبی نے
مکمل طریقہ بتایا نبی نے

بشر کو خدا سے ملایا نبی نے
کافر کو مؤمن بنایا نبی نے

ہو جس راستہ سے خدا تک رسائی
ہمیں راستہ وہ بتایا نبی نے

بھنور سے سفینہ کو ساحل پہ لاکر
ہمیں ڈوبنے سے بچایا نبی نے

کوئی ان کی شانِ کریمی تو دیکھے
انسان کو اونچا اٹھایا نبی نے

ادھر آ گیا جھوم کر ابرِ رحمت
جدھر بھی قدم کو بڑھایا نبی نے

کلامِ خدا کی دلیلوں پہ جوہر
سرِ کفر و باطل جھکایا نبی نے

(جمشید جوہر)

Scanned by CamScanner

سرکار کی سنت کو جو اپنائے ہوئے ہیں

سرکار کی سنت کو جو اپنائے ہوئے ہیں
وہ لوگ فرشتوں پہ شرف پائے ہوئے ہیں

یہ چاند یہ سورج یہ چمکتے ہوئے تارے
رخسارِ نبی دیکھ کے شرمائے ہوئے ہیں

ہے بدر کا میدان وہ گنتی میں ہزاروں
یہ تین سو تیرہ ہیں مگر چھائے ہوئے ہیں

دیکھو تو یہ اعجازِ شہنشاہِ دوعالم
پتھر بھی ابوجہل سے ٹکرائے ہوئے ہیں

اللہ رے یہ وسعتِ اخلاقِ پیمبر
دشمن بھی پشیماں ہیں اماں پائے ہوئے ہیں

باطن وہ نہ بھٹکیں گے کبھی راہِ ہدیٰ سے
قرآن کو سینے سے جو چمٹائے ہوئے ہیں

(قاری باطن فیضی)

Scanned by CamScanner

فضیلت رسول کی

ہم کیا بیاں کریں گے فضیلت رسول کی
عرشِ بریں سے پوچھئے عظمت رسول کی

آتے ہیں سب ملائکہ دینے کو بار بار
گھر میں ہیں آمنہ کے ولادت رسول کی

کرکے بہانا جھولا جھلانے کا بار بار
جبرئیل دیکھ لیتے تھے صورت رسول کی

مکڑی نے جالا تان دیا غارِ ثور پر
اس طرح کی خدانے حفاظت رسول کی

صدیق کے انگوٹھے میں ڈسنا پڑا اسے
تب جاکے ہوسکی تھی زیارت رسول کی

پائیگا وہ ثواب وہاں سو شہید کا
زندہ کریگا ایک جو سنت رسول کی

آئے ہیں سب کے بعد میں لیکن بفضل رب
باطن کو بھی کرادے زیارت رسول کی

(قاری باطن فیضی)

Scanned by CamScanner

شہر نبی کی بات نہ پوچھو

شہر نبی کی بات نہ پوچھو نقشہ ہی کچھ ایسا ہے
دیکھو گے تو کھو جاؤ گے جلوہ ہی کچھ ایسا ہے

وہ جو محمد ﷺ سرور دیں ہیں خلد میں کیسے جائیں گے
جنت میں عشاقِ نبی کا قبضہ ہی کچھ ایسا ہے

شاہد ہے تاریخ اس کی ثانی نہیں ہے عالم میں
میرے نبی محبوب خدا کا رتبہ ہی کچھ ایسا ہے

ایمان لاؤ اے انسانوں آقا کو آقا جانو
ورنہ حشر میں رسوا ہوں گے خطرہ ہی کچھ ایسا ہے

حشر میں وہ بخشا جائیگا آقا جن کو کہے اپنا
سرورِ دنیا وعقبیٰ کا صدقہ ہی کچھ ایسا ہے

مسعودؔ کو بھی آقا اپنے ہمراہ جنت میں لے جائیں گے
ان کا درجہ اے انسانوں سب ہی میں بس ایسا ہے

۱

تصور دید کا تڑپا رہا ہے

تصور دید کا تڑ پا رہا ہے
مدینے سے بلا وا آرہا ہے

میں نازاں کیوں نہ ہوں قسمت پہ اپنی
میرے آقا کا نام آرہا ہے

کہاں میں اور کہاں روضے کا منظر
مجھے کتنا نوازا جارہا ہے

یہ برکت ہے میرے عشق نبی کی
کہ خوابوں میں مدینہ آرہا ہے

میرے مولیٰ تو در پر پھر بلالے
میرا دل ہند میں گھبرا رہا ہے

(جناب مولانا محمد ہارون صاحب)

Scanned by CamScanner

دل میں بھی سما جانا

اے عشقِ نبی میرے دل میں بھی سما جانا
مجھکو بھی محمد کا دیوانہ بنا جانا

جو رنگ کے جامی پر رومی پہ چڑھایا تھا
اس رنگ کی کچھ رنگت مجھ پہ بھی چڑھا جانا

قدرت کی نگاہیں بھی جس چہرہ کو تکتی تھیں
اس چہرۂ انور کا دیدار کرا جانا

جس خواب میں ہو جائے دیدارِ نبی حاصل
اے عشق کبھی مجھ کو نیند ایسی سلا جانا

دیدارِ محمد کی حسرت تو رہے باقی
جز اس کے ہر ایک حسرت اس دل سے مٹا جانا

دنیا سے ریاضؔ ہو جب عقبیٰ کی طرف جانا
داغِ غمِ احمد سے سینے کو سجا جانا

(جناب ریاض عالم)

کملی والے مدینہ بلا لیجئے

کملی والے مدینہ بلا لیجئے
درد دل میں اٹھا ہے دوا دیجئے

آتے جاتے رہے لوگ میرے سوا
کوئے طیبہ مجھے بھی بلا لیجئے

ہے تمنا کہ ہو مدفن مدینے میرا
مجھ کو دوگز زمین تو دلا دیجئے

میں گنہگار ہوں میں خطا کار ہوں
اے نبی حشر میں بخشوا دیجئے

یادِ مولیٰ میں آنسوں بہاتے رہو
اک نصیحت سے دل کو رلا دیجئے

نور ایماں میرا دھندلا پڑگیا
اپنے جلوؤں سے اس میں جلا دیجئے

تشنگی ہے مجھے نور عرفان کی
جامِ عرفاں مجھ کو پلا دیجئے

اب تو عہدِ وفا کر رہا ہے مسعودؔ
جو سبق بھی بھلا ہے بتا دیجئے

Scanned by CamScanner

مصطفیٰ آ گئے انقلاب آ گیا

مصطفیٰ آ گئے انقلاب آ گیا
کنکروں کو بھی طرزِ خطاب آ گیا

ناز کر اے حلیمہ تیری گود میں
مسکراتا ہوا ماہتاب آ گیا

کفر کی پل میں تاریکیاں چھٹ گئی
جس گھڑی نورِ حق بے نقاب آ گیا

شکلِ انسان میں عرش سے فرش تک
حق تعالیٰ کی بنکر کتاب آ گیا

دہر میں بریلیوں کے سوالات کا
بن کے اشرف علی اک جواب آ گیا

(حیدر پرواز کلکتہ)

قطعہ

اگر ایماں سلامت ہو تو من میلا نہیں ہوتا
جو صدقہ بانٹتے ہیں ان کا دھن میلا نہیں ہوتا
جنہیں قرآن کی آیت زبانی یاد ہے ان کی
لحد میلی نہیں ہوتی کفن میلا نہیں ہوتا

(الطاف ضیاء)

Scanned by CamScanner

خوشبو نہیں گئی

پھیلی تو عطر دان سے خوشبو نہیں گئی
آقا کے اس جہان سے خوشبو نہیں گئی

جس نے نبی کا نام عقیدت سے لے لیا
تا عمر اس زبان سے خوشبو نہیں گئی

ایک رات آپ خواب میں تشریف لائے تھے
پھر عمر بھر مکان سے خوشبو نہیں گئی

معراج کے سفر کو زمانے گزر گئے
اب تک بھی آسمان سے خوشبو نہیں گئی

زاہدؔ حرم تشریف سے منصوب جو ہوا
سجدے کے اس نشان سے خوشبو نہیں گئی

(خالد زاہد)

شعر

اے جنت تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا کہ ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر اے جنت
کیونکہ میرے دل میں حضور رہتے ہیں

شہرِ مدینہ کیسا ہے

آنے والو یہ تو بتاؤ شہرِ مدینہ کیسا ہے
سر ان کے قدموں میں رکھ کر جھک کر جینا کیسا ہے
گنبدِ خضریٰ کے سائے میں بیٹھ کے تم تو آئے ہو
اس سائے میں رب کے آگے سجدہ کرنا کیسا ہے
یہ آنکھیں اور روح تمہاری لگتی ہے سیراب مجھے
در پہ ان کے بیٹھ کے آبِ زمزم پینا کیسا ہے
وقتِ رخصت دیکھوں اپنے چھوڑ وہاں تم آئے ہو
یہ بتاؤں عشرت ان کے در سے بچھڑنا کیسا ہے

(عشرت جہاں)

قطعہ

سرکارِ دوعالم کے ہیں انداز نرالے
ان کی ہی بدولت ہے یہ عالم میں اجالے
اوروں کو نہ یہ ان کے سوا رتبہ ملا ہے
محشر میں جو امت کو کوئی اپنی بچالے
قربان میری جان ہو بس ایسے نبی پر
کنکر سے بھی چاہے تو وہ کلمہ پڑھالے

Scanned by CamScanner

نعت سرکار کی پڑھتا ہوں میں

نعت سرکار کی پڑھتا ہوں میں بس اسی بات سے گھر میں میرے رحمت ہوگی
ایک تیرا نام وسیلہ ہے میرا رنج وغم میں بھی اسی نام سے راحت ہوگی

یہ سنا ہے کہ بہت دور اندھیری ہوگی
قبر کا خوف نہ رکھنا اے دل وہاں سرکارِ دوعالم کی زیارت ہوگی

حشر کا دن بھی عجب دیکھنے والا ہوگا
زلف لہرا کے وہ جب آئینگے پھر قیامت میں بھی ایک اور قیامت ہوگی

ان کو مختار بنایا ہے میرے مولی نے
خلد مین بس وہی جاسکتا ہے جس کو حسنین کے بابا کی اجازت ہوگی

کہیں یٰسین کہیں طٰہٰ کہیں والشمس آیا
جن کی قسمیں میرا رب کھاتا ہے کتنی دلکش میرے سرکار کی صورت ہوگی

میرا دامن تو گناہوں سے بھرا ہے الطاف
ایک سہارا ہے کہ میں ان کا ہوں اسی نسبت سے سرِ حشر شفاعت ہوگی

(الطاف ضیاء)

کردو للہ کرم

کردو للہ کرم اے میرے شاہِ امم
دید جلووں کی عطا کیجئے آنکھیں ہیں نم

رحمتِ ربّ علی سرورِ ارض وسماں
ہم گنہگار سہی تیری امت میں ہیں ہم

سبز گنبد کی فقط تشنگی اوجھ پہ ہے
رکھنا یا صل علی ہم فقیروں کا بھرم

زیست کی ایک گھڑی سخت مشکل ہے گھڑی
اب بلا لیجئے ہمیں تن میں سانسیں بھی ہیں کم

ہے دعاء شام وسحر ہو مدینہ کا سفر
خاکِ اقدس پہ جبیں جھکتے ہی نکلے یہ دم

ہے دعا سیکھ لے وہ نعت لکھنے کا ہنر
کردو عشرت کو عطا یا نبی ایسا قلم

کردو للہ کرم اے میرے شاہِ امم
دید جلووں کی عطا کیجئے آنکھیں ہیں نم

(عشرت جہاں)

مہرباں مجھ پہ نبیوں کا اگر سردار ہو جائے

مہرباں مجھ پہ نبیوں کا اگر سردار ہو جائے
یہ دعوٰی ہے کہ عاصی خلد کا حقدار ہو جائے

زمانے کا ستایا ہوں پریشان حال رہتا ہوں
کرم کی ایک نظر مجھ پر میرے سرکار ہو جائے

فقط میں ہی نہیں بلکہ سبھی عشاق کہتے ہیں
کسی دن یارسول اللہ تیرا دیدار ہو جائے

میں پلکوں سے بہارونگا میرے آقا تیری گلیاں
بلاوا ایک دن میرا میرے سرکار ہو جائے

قسم اللہ کی گلیاں مدینے کی سہانی ہے
وہاں ایک بار جانا ہو تو بیڑا پار ہو جائے

تمنا ہے دلِ شہزآد کی مدت سے اے مولٰی
نظارہ گنبدِ خضری مجھے ایک بار ہو جائے

مہرباں مجھ پہ نبیوں کا اگر سردار ہو جائے
یہ دعوٰی ہے کہ عاصی خلد کا حقدار ہو جائے

(محمد شہزاد)

Scanned by CamScanner

اے کاش لکھے نعت وہ طوباں کے قلم سے

اے کاش لکھے نعت وہ طوباں کے قلم سے
ارشاد ہو فرمائے یہ جبرئیل بھی ہم سے

توصیفِ شہیدی لکھوں کیا نوکِ قلم سے
کچھ مصرعے رقم ہو گئے آقا کے کرم سے

اے عشقِ نبی آ تجھے سینے میں بسالوں
تاعمر تیرا ناز اٹھاؤں گا قسم سے

اعزاز دمِ عیسیٰ کے مردوں کو جلادے
پتھر پڑھے کلمہ میرے سرکار کے دم سے

توحید تو یہ ہے کہ اشارے پہ نبی کے
وحدت کی صدا ابھری ہے پتھر کے صنم سے

ہے خوفِ خدا دل میں تو کس بات کا رونا
مؤمن تو نہیں ڈرتے ہیں بارود و بم سے

خالی ہے میرا کوزۂ عرفاں ابھی تک
بھر دیجئے سرکار ذرا خاکِ قدم سے

قسموں کی ادائیں ذرا قرآن میں دیکھو
سب قسمیں بھلا بیٹھوں گے واللہ قسم سے

نعتِ شہہ کونین کی برکت ہے اسعدیہ
ملتی ہے دعائی مجھے اربابِ قلم سے

(اسعدیہ)

Scanned by CamScanner

کیسے توصیف اسکی کروں میں جنکا کوئی بھی ثانی نہیں

کیسے توصیف اس کی کروں میں جس کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے
میرے سرکار کی نعت ہے یہ دل جلوں کی کہانی نہیں ہے

وہ خسارے میں ہوگا یقیناً روزِ محشر میں کُل دیکھ لینا
کملی والے میرے مصطفیٰ کی بات جس نے بھی مانی نہیں ہے

جس گلی سے گزرتے تھے آقا دیر تک وہ مہکتی ہمیشہ
عرشِ احمد کی خوشبو سے بڑھ کر خوشبوئے رات رانی نہیں ہے

کامیابی قدم چوم لیگی جو راہِ حق پہ چلتے رہو گے
ہم یہ کہتے ہیں کہتے رہیں گے بات حق کی چھپانی نہیں ہے

بزمِ سرکار میں جھوم کر تم نعت ایسی پڑھو آج جوہر
کھینچ کے آجائے وہ بھی یہاں پر جس نے آنے کی ٹھانی نہیں ہے

(جمشید جوہر)

شعر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

Scanned by CamScanner

میں تیرے روضہ کی دیوار کا پتھر ہوتا

یوں اگر ہوتا نصیبہ میرا خوش تر ہوتا
میں تیرے گنبد خضریٰ کا کبوتر ہوتا

مستقل میرے لئے دید کا منظر ہوتا
میں تیرے روضہ کی دیوار کا پتھر ہوتا

دست کافر نے جنہوں نے دی گواہی تیری
میں انہیں میں سے کوئی ذرۂ کمتر ہوتا

سرمدو رازی ومنصور و غزالی کی طرح
میں سمجھ لیتا جو تجھ کو تو قلندر ہوتا

تو نے جو خاک صف کفر کی جانب پھینکی
کاش میں اس کا ہی ایک ذرۂ کنکر ہوتا

اس گھڑی جب کہ مجھے آخری سانسیں چلتی
یہ تمنا ہے تیرے شہر کے اندر ہوتا

میرے آقا تیری امت جو تیری ہوجاتی
تو آج دنیا کا کوئی اور ہی منظر ہوتا

ایک ذرا سی تیری نسبت پہ بناؤں فیضی
میرے آقا کے قدموں تلے گوہر ہوتا

(قاری عبدالباطن فیضی)

Scanned by CamScanner

ہم مدینہ مسکراتے جائیں گے

جب مدینے جائیں گے مسکراتے جائیں گے
جب وہاں سے آئیں گے آنسو بہاتے آئیں گے

جھولیاں بھر لیں گے ان کی رحمتوں سے ہم وہاں
پھول جتنے بھی کھلیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

صرف آنسوں ہے ہمارے پاس اور کچھ بھی نہیں
حال اپنا اپنی آنکھوں سے سناتے جائیں گے

شہر طیبہ تیرا منظر کوئی بھی دھندلا نہ ہو

اپنے آنسوں اپنی آنکھوں میں چھپاتے جائیں گے

لوٹ آئیں گے وہاں سے ہم بظاہر سعدیہ
دل میں یادوں کے ہزاروں گھر بناتے جائیں گے

(جنابہ سعدیہ)

شعر

اخلاق پیمبر سے ہوئی دین کی توسیع
اخلاق سے بڑھ کر کوئی شمشیر نہیں ہے

Scanned by CamScanner

مٹی تیرے وطن کی سونے سے بھی بھلی ہے

مٹی تیرے وطن کی سونے سے بھی بھلی ہے
شہرِ نبی کی مٹی سونے سے بھی بھلی ہے

باغِ ارم سے بڑھ کر آقا تیری گلی ہے
مٹی تیرے وطن کی سونے سے بھی بھلی ہے

شفاف سی فضا ہے ہر شئے میں دلکشی ہے
جا کر مدینہ دیکھو کیا شانِ زندگی ہے

انکی تلاش بے حد آساں ہے میرے پیارو
آقا کدھر گئے ہیں خوشبو بتا رہی ہے

طائف کی واپسی پر رب نے انہیں بلا کر
پوچھا مزاج ان کا کیوں دل تیرا دکھی ہے

جس کی مثال دنیا لائی نہ لاسکے گی
مولیٰ نے مصطفیٰ کو ایسی کتاب دی ہے

کوڑوں کی مار پر بھی لب پر احد احد ہے
پیارے بلال تو نے کیسی شراب پی ہے

الہام ہے خدا کا خوبی نہیں یہ میری
لگتا ہے تو بظاہر جوہر کی شاعری ہے

(جمشید جوہر)

Scanned by CamScanner

آج اشکوں سے دامن بھگو لینے دو

آج اشکوں سے دامن بھگو لینے دو
انکی یاد آگئی مجھ کو رو لینے دو

ان کی مدح سرائی کروں بعد میں
پہلے اشکوں سے دل اپنا دھو لینے دو

لوگ دیوانہ کہتے ہیں کہتے رہیں
کیا ہوا ان کا دیوانہ ہو لینے دو

ان کے دیوانے کہتے تھے پیارے نبی
اپنی الفت جسم و جاں کھو لینے دو

عائشہ سے عمر نے کہا میری ماں
ان کے قدموں میں مجھ کو بھی سو لینے دو

حاجیوں ایک ذرا تم ٹھہرنا یہاں
مجھکو طیبہ کی کچھ دھول ٹو لینے دو

میری نعتوں میں جوہر اثر دیکھنا
پہلے طیبہ کی گلیوں سے ہو لینے دو

(جمشید جوہر)

Scanned by CamScanner

لمحہ لمحہ فکر یہی ہے

لمحہ لمحہ فکر یہی ہے وہ لمحے کب آئیں گے
نعتِ نبی جب پڑھتے ہوئے ہم شہرِ مدینہ جائیں گے
ایک دن طیبہ کی گلیوں میں ہم ایسے کھو جائیں گے
خلد بریں کے رہنے والے ڈھونڈنے ہم کو آئیں گے
چاند ستارے پھول کلی سب ایک سے حسیں ہے ایک مگر
حسن محمد کے جلووں کی بات کہاں سے لائیں گے
عشقِ نبی پر ناز ہے ہم کو زاہد تجھکو سجدوں پر
انشاء اللہ تجھ کو پہلے جنت میں ہم جائیں گے
آپ بلائیں گے جب در پر آپ کی چاہت کے یہ اثر
دنیا کی ہر ایک خوشی کو ٹھکرا کر آجائیں گے

(امیر برہان پوری)

شعر

قلم میرا قاصر زباں میری عاجز
محمد کی عظمت بتاؤں میں کیسے
ہیں محبوب رب امام الرسل
وہ فضائل مکمل سناؤں میں کیسے

Scanned by CamScanner

پھر مدینہ مجھے یاد آنے لگا

پھر مدینہ مجھے یاد آنے لگا
میرا ایمان پھر جگمگانے لگا

ان کے جلوؤں سے ایک روشنی ہوگئی
ان کے جذبات کو جوش آنے لگا

جب رخ مصطفیٰ بے نقاب ہوگیا
چاند بھی اپنا چہرہ چھپانے لگا

ذکر ان کا جو ہونٹوں پہ آیا میرے
میرا دل لاج سے مسکرانے لگا

یہ پسینہ مبارک ہے بس آپکا
عطر شرماں کے خود منھ چھپانے لگا

بزم میں جس نے بھی نعت محسنؔ سنی
شادمانی میں آنسوں بہانے لگا

پھر مدینہ مجھے یاد آنے لگا
میرا ایمان پھر جگمگانے لگا

(قاری احسان محسن)

Scanned by CamScanner

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے
اگر طیبہ کو جاؤ گے تو آنا بھول جاؤ گے

نہ اتراؤ زیادہ چاند تاروں اپنی رنگت پر
نبی کا نور جو دیکھو گے چمکنا بھول جاؤ گے

اگر تم غور سے میرے نبی کی نعت سن لو گے
میرا وعدہ ہے یہ گانا بجانا بھول جاؤ گے

مدینہ کا کبوتر ہوں پکڑ سکتے نہیں مجھکو
اگر گولی چلاؤ گے نشانہ بھول جاؤ گے

اگر تم جان لو ایک حافظِ قرآن کی عظمت
تو اپنے بچوں کو انگلش پڑھانا بھول جاؤ گے

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے
اگر طیبہ کو جاؤ گے تو آنا بھول جاؤ گے

Scanned by CamScanner

پردہ سب سے ہے خدا کو

پردہ سب سے ہے خدا کو پر محمد سے پردہ نہیں ہے

صرف دیکھا ہے رب کو نبی نے اور کسی نے بھی دیکھا نہیں ہے

جب سرِ عرش پہنچے محمد عرض کی بخشدو میری امت

بخش دی رب نے بس ان کی امت دل محمد کا توڑا نہیں ہے

مل کے حق سے لگے لوٹنے جب دی صدا رب نے محبوب میرے

تھوڑی سی دیر رک جا ئے گا میں نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

دیکھ لیتی زلیخا نبی کو حسنِ یوسف پہ ہرگز نہ مرتی

کیونکہ پیارے نبی جیسا جلوہ حسنِ یوسف نے پایا نہیں ہے

جب عمر لائے ایماں نبی پر بولے آقا کے دربار میں آ کر

مل گیا ہے مجھے کملی والا اب زمانہ کی پرواہ نہیں ہے

Scanned by CamScanner

میں تو کچھ نہیں ہوں لیکن میرا نام کم نہیں ہے

میں تو کچھ نہیں ہوں لیکن میرا نام کم نہیں ہے
میں غلامِ مصطفیٰ ہوں لیکن میری شانِ کم نہیں ہے

یہ نئے نئے طریقے نہ بتاؤ دنیا والو
جو حضور لیکر آئے وہ نظام کم نہیں ہے

یہ میرے نبی کا صدقہ جو بنا قرآن قاری
جو ملائکہ سے بھیجا وہ کلام کم نہیں ہے

کہاں اتنی فرصت جو کروں فضول باتیں
میں قرآن پڑھ رہاہوں یہ بھی کام کم نہیں ہے

جب سے چاند پر گئے تو بہت مچل گئے وہ
عرش پہ کوئی جائے یہ کسی میں دم نہیں ہے

شعر

گر محمد کی گلی میں پیدا ہوا ہوتا تو کیا ہوتا
گر ان کی گلی میں تڑپتا ہوتا تو کیا ہوتا
ارے مجنوں ہوا بدنام تو لیلا کو دل دیکر
گر میرے نبی کو دل دیا ہوتا تو کیا ہوتا

آقا آقا بول بندے

آقا آقا بول بندے آقا آقا بول
ذکر نبی تو کرتا جا یہ ذکر بڑا انمول

میرے آقا پیارے آقا جدھر سے گزرا کرتے تھے
شجر گواہی دیتے تھے اور پتھر کلمہ پڑھتے تھے
نورِ خدا کے منکر اب تو اپنی آنکھیں کھول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

جب سے ہوش سنبھالا ہے میں ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
گستاخی نہ ہوجائے میں سنبھل سنبھل کر چلتا ہوں
ماں کی دعاؤں کا صدقہ ہے ایسا ملا ماحول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

آؤ چلو دیوانوں ملکر شہرِ مدینہ چلتے ہیں
میری کیا اوقات ہے سب ہی ان کے در سے پلتے ہیں
غیروں کو بھی دیتے ہیں بن مانگے بن مول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

کبھی ایسا بھی دن آجائے سرکار کے در پے بیٹھے ہو
لب خاموش زبان بن جائے اور آنسوں ارزا کرتے ہو
ان کے در پے رونے والو دل سے کچھ تو بول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

Scanned by CamScanner

راشدؔ نعتیں لکھنا پڑھنا ہے یہ بڑا اعجاز
ان کے کرم کے صدقے سے اونچی ہے پرواز
نعت نبی تو سنائے جا اور کانوں میں رس گھول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

(راشد علی)

قطعہ

آمنہ بی کے گھر آئے خیر البشر ظلمتوں کا ہوا اختتام
آج رم جھم برستا ہے نور آج رم جھم برستا ہے نور
جن کی تاریخ طے کرتے تھے سب کے سب پیغمبر
جن کا دم میں دم بھرتے تھے سب کے سب پیغمبر
جن کا کلمہ بھی پڑھتے تھے سب کے سب پیغمبر
آگئے وہ نبی اول و آخری پڑھیے لاکھو درود وسلام
آمنہ بی کے گھر آئے خیر البشر ظلمتوں کا ہوا اختتام
آج رم جھم برستا ہے نور آج رم جھم برستا ہے نور

(قاری عبدالباطن فیضی)

Scanned by CamScanner

طیبہ کی سرزمین ہے کھجوروں کی چھاؤں میں

طیبہ کی سرزمین ہے کھجوروں کی چھاؤں میں
جنت بجی ہوئی ہے محمد کے گاؤں میں

حضرت عمرؓ کے عدل کو میزان کردیا
کتنا اثر تھا میرے نبی کی دعاؤں میں

اس شخص کے نصیب کا عالم نہ پوچھئے
جو مرگیا ہو گنبد خضریٰ کی چھاؤں میں

معراج کا سفر بھی نبیؐ کا تھا معجزہ
دیکھو نشان باقی ہے اب تک خلاؤں میں

آقا نے جو چراغ جلایا تھا دین کا
جلتا ہے آج تک بھی مخالف ہواؤں میں

طیبہ کی سرزمین ہے کھجوروں کی چھاؤں میں
جنت بجی ہوئی ہے محمد کے گاؤں میں

Scanned by CamScanner

آنکھوں میں گھومتا ہے یوں جلوہ رسول کا

آنکھوں میں گھومتا ہے یوں جلوہ رسول کا
جیسے کہ سامنے رہے چہرہ رسول کا

پہنچا نہیں وہ منزلِ مقصود پر کبھی
چھوڑا ہے جس نے جان کے رستہ رسول کا

رحمت خدا کی آتی ہے کثرت سے اس جگہ
جس جس جگہ سے ہوتا ہے چرچا رسول کا

بے خوف ہو کے بس وہی جنت میں جائیگا
جو کوئی لے کے جائیگا اسوہ رسول کا

کفار و مشرکین کو ایمان ہوا نصیب
اعجاز بار بار جو دیکھا رسول کا

فرش بریں سے عرش بریں تک ہر ایک شئی
تخلیق تو خدا کی ہے چرچا رسول کا

شعر

اے صبا لے چل اڑا کر جانبِ طیبہ مجھے
یاد آتا ہے بہت اب گنبدِ خضریٰ مجھے
روزِ محشر نعتِ پاک مصطفیٰ پڑھتا اٹھوں
اہلِ محشر کہہ اٹھے آقا کا دیوانہ مجھے

مدینے اڑ کے جا پہنچوں اگر اللہ دے دے پر

مدینے اڑ کے جا پہنچوں اگر اللہ دے دے پر
تڑپ کر جان دیدونگا رسول اللہ کے در پر

نہ پوچھو یارو تم جلوہ مدینے کا میرے دل سے
کہ دنیا بھول جاتے ہیں رسول اللہ کے در پر

ہیں ہم کتنے بدقسمت تڑپتے رہتے ہیں ہند میں
اگر اللہ دے دے زر تو جا پہنچونگا میں در پر

یہ پوچھو حاجیوں سے حال کیسا اپنا ہوتا ہے
نظر وہ ڈالتے ہیں جب میرے سرکار کے گھر پر

کرو تم کرم اب اپنا یہ عاصی ہند میں مرتا ہے
نہیں ملتی دوائے دل مگر بس تیرے ہی در پر

مسعود اب یہ تمنا ہے کہ مدفن ہو اسی حد پر
کہیں یہ ڈوب نہ جائے اسی بے حال حالت پر

مدینے اڑ کے جا پہنچوں اگر اللہ دے دے پر
تڑپ کر جان دیدونگا رسول اللہ کے در پر

(گل صنوبر مسعودی)

Scanned by CamScanner

اجالوں میں اندھیروں کا گزارا ہو نہیں سکتا

اجالوں میں اندھیروں کا گزارا ہو نہیں سکتا
نبی کا نام لیوا بے سہارا ہو نہیں سکتا

بروز حشر ان کے سامنے جاؤں جہنم میں
میرے آقا کو یہ ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا

فرشتے باادب سورج بھکاری بارش رحمت
مدینے کا کوئی دلکش نظارا ہو نہیں سکتا

یہ فرمانِ خداوندی ہے لوگوں گور سے سن لو
نہیں جو مصطفیٰ کا وہ ہمارا ہو نہیں سکتا

نہیں قائل جو صدیقؓ وعمرؓ عثمانؓ وحیدرؓ کا
یقیناً وہ محمدؐ کا دولارا ہو نہیں سکتا

اجالوں میں اندھیروں کا گزارا ہو نہیں سکتا
نبیؐ کا نام لیوا بے سہارا ہو نہیں سکتا

Scanned by CamScanner

بابِ دوم نظم

امن کا جو پیغام سنانے والے

امن کا جو پیغام سنانے والے ہیں
گلیوں گلیوں آگ لگانے والے ہیں

جن کی سخاوت عام ہے ساری دنیا پر
وہ خود ''جو'' کی روٹی کھانے والے ہیں

ہم کو ان ولیوں کی صحبت حاصل ہے
دشت کو جو گلزار بنانے والے ہیں

جان بچانے والے تو سب ہیں لیکن
اب کتنے ایمان بچانے والے ہیں

تم لیجاؤ نیزہ خنجر اور تلوار
ہم مقتل میں سر لیجانے والے ہیں

بیماروں کا اب تو خدا ہی حافظ ہے
سارے مسیحا زہر پلانے والے ہیں

بھوکا رہ کر سائل کو خیرات جو دے
ماجد ہم بھی اسی گھرانے والے ہیں

(ماجد دیوبندی)

Scanned by CamScanner

دیے سے دیے کو جلاتے رہو

اللہ والوں کی مجلس میں آتے رہو
اللہ والوں کی مجلس میں آتے رہو

دیے سے دیے کو جلاتے رہو
زندگانی کو روشن بناتے رہو

وارثِ انبیاء ہے بزرگانِ دین
ان کی راہ پر ہی خود کو چلاتے رہو

ہے امام انبیاء کے ہمارے نبی
ان کی باتوں کو سنتے سناتے رہو

سبق ہے نبی جی کی ہر ایک ادا
ان اداؤں پہ خود کو مٹاتے رہو

ہے بلندی کی تم کو ضرورت اگر
سامنے رب کے سر کو جھکاتے رہو

ہر بیماری کا نسخہ ہے قرآن میں
پوری دنیا کو یہ تم بتاتے رہو

جہنم سے بچنا ہے خود بھی ہمیں
گھر کے لوگوں کو بھی تم بچاتے رہو

خیر و برکت کی کنجی نمازوں میں ہے
خود پڑھو دوسروں کو پڑھاتے رہو

Scanned by CamScanner

جو چاہتے ہو بچے بنے باادب
ان مدرسوں میں ان کو پڑھاتے رہو

اپنی اصلاح کی خاطر سنو دوستو
چلّہ تبلیغ میں بھی لگاتے رہو

جب اٹھا کر کندھے پہ بستر چلو
کلمۂ طیب بھی سیکھو سکھاتے رہو

سب ذخیرہ یہ انبر خدا ہی کا ہے
راہِ حق میں ہی اس کو لٹاتے رہو

زندگی کا تو خوشدل بھروسہ نہیں
ہرقدم کو سنبھل کر اٹھاتے رہو

(ماسٹرعبدالستارخوشدل)

شعر

جماعت میں لگاؤ چلّہ چاہے بڈّا ہوجا ڈھلّہ
اللہ برکت کردیگا بڈّا پھر بھی بھر دیگا

Scanned by CamScanner

اللہ اللہ عید کا ماہِ مبارک آ گیا

اللہ اللہ عید کا ماہ مبارک آ گیا
دل کی خلش مٹاؤ لوگوں آ گیا وہ آ گیا

دل سے تم اب کرلو توبہ آؤ سجدہ گاہ میں
رنجش وغم کو مٹانے کا سماں وہ آ گیا

شرم کرلو میرے پیارو اور چلو ایمان پر
بستی بستی میں پیاسوں کا مسیحا آ گیا

کر عبادت بن کے صابر دل سے آہ وزاری کر
پہلا عشرہ بھر کے دامن رحمتوں کا آ گیا

برکتوں کا نہیں پوچھو پیاروں اس کی راز تم
ثانی عشرہ بن کے بادل مغفرت کا چھا گیا

اے خدا کردے عطا ہم سب کو اپنی مغفرت
آخر عشرہ ٹالنے دوزخ بلا کو آ گیا

مسعودؔ کی بھی دیوانگی کا کر خدا تو فیصلہ
جھولی لیکر عالی بارگاہ میں یہ پاگل آ گیا

(گل صنوبر مسعودی)

ماں کی نصیحت بیٹی کو

لگا کر اپنے سینے سے کہا یوں ماں نے بیٹی سے
کہ ہوگی زندگی دشوار اب تیری جدائی سے

محبت زندگی میں زخمِ دل سینے نہیں دیگی
جدائی تیری اے بیٹی مجھے جینے نہیں دیگی

تجھے نظروں سے ایک پل بھی جدا ہونے نہ دیتی تھی
اگر تو ضد پہ اڑ جاتی تجھے رونے نہ دیتی تھی

زمانے بھر کے میں نے غم اٹھا کر تجھکو پالا تھا
میرے گھر میں تیرے دم سے اجالا ہی اجالا تھا

چلیں گے تیرے بعد اس دل پہ غم کے تیر اے بیٹی
پھرے گی میری نظروں میں تیری تصویر اے بیٹی

یہ گھر آنگن جو تیرے دم سے جنت کا نمونہ ہے
تیری رخصت کے غم سے آج کتنا سونا سونا ہے

جو تجھ سے پیار کرتے ہیں وہ ساتھی چھوٹ جائیں گے
جو ہے غمخوار تیرے وہ پڑوسی چھوٹ جائیں گے

ہماری یاد آجائے تو ضبطِ غم بھی کر لینا
عزیزوں کے بچھڑنے کا نہ تو دل پر اثر لینا

یہ گھر اب چھوڑنا ہے تجھ کو اور خوشحال جانا ہے
لگا کر اپنے سینے سے کہا یوں، ماں نے بیٹی سے

یہ تیرا فرض ہے کرنا اطاعت اپنے شوہر کی
بہو کہتے ہیں جس کو آبرو ہوتی ہے وہ گھر کی

حیا وشرم عورت کے لئے انمول زیور ہے
لگا کر اپنے سینے سے کہا یوں ماں نے بیٹی سے

تو کرنا پیار چھوٹوں سے بڑوں کی قدر بھی کرنا
کہے تجھ کو برا کوئی تو بیٹی صبر بھی کرنا

چلی ہے آج تک پھولوں پہ اب کانٹوں پہ چلنا ہے
تجھے شوہر کے گھر سے یاد رکھ مر کر نکلنا ہے

زمانے کی اس رنگین فضا سے دور رہنا ہے
مصیبت ہو کہ راحت ہو صدا مسرور رہنا ہے

کسی بھی بات پر ضد اپنے شوہر سے نہ تو کرنا
وہ مالک ہے تیرا مشکل میں بھی اس کا دم بھرنا

سنبھالے رکھنا اے بیٹی تو اپنے آن کی عزت
کہ تیرے ہاتھ میں ہے آج سے ماں باپ کی عزت

تجھے کچھ دے نہیں سکتی یہی بس آن دیتی ہوں
بجائے سونے چاندی کے تجھے قرآن دیتی ہوں

اب اس سے بڑھ کر کوئی ایسی دولت دے نہیں سکتی
زمانے بھر میں کوئی اس کی قیمت دے نہیں سکتی

بلائیں آفتیں ٹل جائیں گی اس کی تلاوت سے
خدا بھر دیتا ہے دامن بھی اس کا اپنی رحمت سے

Scanned by CamScanner

نصیحت اے میری بیٹی تو اپنے دھیان میں رکھنا
یہ تحفہ قیمتی ہے پردۂ ایمان میں رکھنا
ہمیشہ تو نمازیں پنجگانہ بھی ادا کرنا
اٹھا کر ہاتھ شوہر کے لئے ہر دم دعا کرنا
ضیاءؔ حسن سے پر نور تیری شمع ارماں ہے
خوشی سے جا پیا کے گھر تیرا مولی نگہباں ہے

(ضیاء صاحب)

نماز کی فضیلت

اللہ کے حضور میں سر کو جھکا کے دیکھ
ملتا ہے کیا نماز میں سجدہ میں جا کے دیکھ
وہ خوش نصیب ہے جسے منظور ہے نماز
مؤمن کی پاک روح کا ایک نور ہے نماز
شیطان کی پہنچ سے بہت دور ہے نماز
دل کو خدا کی یاد کا مسکن بنا کے دیکھ
برکت ہزار ساتھ ہے لاتی ہے یہ نماز
جلوہ خدا کا ساتھ دکھاتی ہے یہ نماز
بندے کو اپنے رب سے ملاتی ہے یہ نماز
ملنا ہے گر خدا سے مصلی بچھا کے دیکھ

Scanned by CamScanner

منکر نکیر قبر میں پوچھیں گے جب حساب
دیگی نماز خود ہی نمازوں کا سب حساب
مٹ جائیگا نماز سے سب قبر کا عذاب
اس رب العالمین سے تو لو لگا کے دیکھ

اس رب ذوالجلال کی مرضی نماز ہے
بخشش کی اور نجات کی سیڑھی نماز ہے
دروازۂ بہشت کی کنجی نماز ہے
سب کچھ ملیگا خود کو نمازی بنا کے دیکھ

وہ رب العالمین ہے مختار ہے وہی
رحمٰن ہے رحیم ہے غفار ہے وہی
بیشک تیری نماز کا حقدار ہے وہی
ناراض ہو نہ جائے او بندے خدا کے دیکھ

اللہ کے حضور میں سر کو جھکا کے دیکھ
ملتا ہے کیا نماز میں سجدہ میں جا کے دیکھ

مؤمن سے خطاب

اربے مؤمنوں تم کہاں سو گئے ہو خدا کا یہ قرآن لٹا جا رہا ہے
آواز آرہی ہے مدینے سے تم کو یہ دردر کی کیوں ٹھوکرے کھا رہا ہے

محمد کے یاروں پہ تانا زنی ہیں برا روز کہنا یہ عادت بنی ہے
وہ شیشے میں منہ اپنا دیکھتے ہیں برے کو برا منہ نظر آرہا ہے

دو عالم کے آقا کی سنت سے نفرت شریعت کے قانون سے ہے بغاوت
جو حق بات کہتے ہیں ان سے عداوت عجب دور حق سے یہ ٹکرا رہا ہے

غریبوں پہ ظلم و ستم کرنے والو تم اپنی برائی کا دم بھرنے والو
نہ دنیا نہ دولت نہ شاہی رہیگی انصاف کا وہ دن قریب آرہا ہے

بگڑ خود گئے قوم کے رہنمائیں کرا کر کے پوجا بنے خود خدا ہیں
کماتے ہیں دولت کرا کے یہ پوجا سبق شرک و بدعت سکھا جا رہا ہے

شعر

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

Scanned by CamScanner

چمن سے کون چلا ہے

چمن سے کون چلا ہے خموشیاں لیکر
کلی کلی بھی تڑپتی ہے سسکیاں لیکر

تماشہ دیکھ رہے تھے جو ڈوبنے کا میرے
میری تلاش میں نکلے وہ کشتیاں لیکر

جو مانگا کرتے تھے ہردم میرے مرنے کی دعاء
وہ رو رہے ہیں جنازے پر سسکیاں لیکر

کفن اٹھاؤں نہ میرا زمانہ دیکھ نہ لیں
میں سو رہا ہوں کسی کی نشانیاں لیکر

میں جا رہا ہوں تیری بزم سے خدا حافظ
عمر و حیات کی ساری اداسیاں لیکر

شعر

نہ مجھے سے لکھنا آتا ہے نہ مجھ سے پڑھنا آتا ہے
میرے احباب جتنے ہیں وہ بہتر لکھتے پڑھتے ہیں
رسولِ پاک کے رب نے انہیں بہتر کہا سب سے
کلام پاک کو جو بھی پڑھتے اور پڑھاتے ہیں

Scanned by CamScanner

ماں کی برکت

دنیا جس کو ماں کہتی ہے ذات بڑی بابرکت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
ماں نے اپنے خون و جگر سے دنیا کو سیراب کیا
غوث ولی اور پیر و پیغمبر سب کو ماں نے جنم دیا
ماں کے حسیں پیکر میں دیکھو شان رب العزت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
گھر والے سب سو جاتے ہیں جاگتی ماں رہجاتی
بچے کے آرام کی خاطر سب دکھ درد سہہ جاتی ہے
ماں کے آنچل کے سائے میں چین سکون ہے راحت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
ماں کی ایک چھوٹی سی حسین مسکان سے دل کا چمن کھل جاتا ہے
ماں کی آنکھ میں آنسو ہو تو عرشِ خدا ہل جاتا ہے
ماں کی عظمت جو نہ سمجھے اس پہ خدا کی لعنت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
ماں کی دعائیں لیکر جب میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں
ایسا لگتا ہے کہ اپنی وادی میں ہی ٹہلتا ہوں
ماں کی دعاء کے صدقے میں ہر سو جہاں میں شہرت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے

Scanned by CamScanner

اس کے دل سے جا کر پوچھو جن کی ماں مر جاتی ہے
من کا آنگن دل کی دنیا سب سونا کر جاتی ہے
ماں ہی گھر کی رونق ہے اور ماں ہی گھر کی زینت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
پیارے بچو تم بھی سمجھو ماں کی دل سے قدر کرو
ماں کی خدمت فرض ہے تم پر ماں کو کبھی تکلیف نہ دو
شبنم تم بھی سمجھو ماں کی ذات سراپا رحمت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے

(شبنم جہاں)

شعر

منہ دیکھ لیا آئینہ میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
جی ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلمان بھول گئے
تکبیر تو اب بھی ہوتی مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل مل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

Scanned by CamScanner

سر کاٹ کے پھر سر پہ میرے وار کریگا

سر کاٹ کے پھر سر پہ میرے وار کریگا
یہ کام کوئی اور نہیں یار کریگا

میں جس کے لئے شہر کی گلیوں سے لڑا ہوں
رسوا وہی مجھ کو سر بازار کریگا

میں رات کے لشکر سے اکیلا ہی لڑا ہوں
سایہ تو مدد کرنے سے انکار کریگا

یہ فکر مجھے چین سے سونے نہیں دیتی
اب کون میری قوم کو بیدار کریگا

اس وقت سمجھ لینا قیامت کی گھڑی ہے
جب آئینہ سچ کہنے سے انکار کریگا

(الطاف ضیاف مالیگاؤں)

شعر

فیصلہ کیا ہے تیرے دل کا بتادے مجھکو
اپنے سینے میں بسا لے یا بھلا دے مجھکو

اب میرے حال پہ روتا ہے بہاروں کا وجود
دور رکھکر نہ میرے یار سزادے مجھکو

باب سوم غزل

مجھ پہ پھر ڈال کر ایک نظر کس لئے

مجھ پہ پھر ڈال کر ایک نظر کس لئے
کردیا تازہ زخم جگر کس لئے

ہوگئی ہے ہوا ناموافق تو کیا
چھوڑدوں میں تیری رہ گذر کس لئے

جب اکیلا مجھے چھوڑ جانا ہی تھا
پھر بنے تھے میرے ہمسفر کس لئے

لاکھ مفلس ہوں میں دل کا مفلس نہیں
آپنے پھیر لی ہے نظر کس لئے

رخ سے گیسو خدارا ہٹا دو ذرا
بدلیوں میں چھپا ہے قمر کس لئے

اب تو آنکھوں میں باقی نہیں نیند بھی
رات ٹھہری ہے پھر میرے گھر کس لئے

اپنے ہاتھوں میں مہندی رچاؤ نہ تم
ہے یہ تابش کا خون جگر کس لئے

عشق تابش نہیں جب کسی سے تمہیں
خود سے رہتے ہو پھر بے خبر کس لئے

(تابش ریحان)

حسن زندگی کی اب شوخیاں نہیں ملتی

حسن زندگی کی اب شوخیاں نہیں ملتی
اس چمن کے پھولوں پر تتلیاں نہیں ملتی

اس غریب کی جانب دیکھتا نہیں کوئی
جس کے بھوکے بچوں کو روٹیاں نہیں ملتی

میرے شہر میں جس دن حادثہ نہیں ہوتا
تبصرہ نگاروں کو سرخیاں نہیں ملتی

تو اگر مجاہد ہے چل دہکتے شعلوں پر
جنگ میں سپاہی کو چوڑیاں نہیں ملتی

اے زمین دھماکوں میں امن ڈھونڈنے والو
صلح و آشتی میں کیا کرسیاں نہیں ملتی

دیش کے غریبوں کا گھٹ گیا ہے دم شاید
اب کہیں بھی سننے کو سسکیاں نہیں ملتی

تو نے کیا نہیں دیکھا ہاتھی والے لشکر کو
اس کے گھر کے دشمن کی دھجیاں نہیں ملتی

شہر چھوڑ کر اپنا جاؤگے کہاں محسن
امن کی محافظ اب بستیاں نہیں ملتی

(قاری احسان محسن)

رودھو کے جب بھی میری غزل گنگناؤ گے

رودھو کے جب بھی میری غزل گنگناؤ گے
تم اتنی جلد کیسے مجھے بھول پاؤ گے

ہوکر رہے گا رنگ سے چہرے کے آشکار
کب تک کسی کے پیار کو دل میں چھپاؤ گے

دنیاں کی بات مان لو ضد اپنی چھوڑ دو
ہمراہ مجھ غریب کے تم رہ نہ پاؤ گے

تنہائیوں میں جب کبھی آئے گی میری یاد
کس طرح اپنے اشکوں کو تم روک پاؤ گے

دل میں نہ سونپتا تمہیں اے سنگدل صنم
گر جانتا کہ خون کے آنسو رلاؤ گے

رکھتے ہو اپنے سینے میں پتھر بجائے دل
تم کیا کسی کے واسطے آنسو بہاؤ گے

تابش کو بھی ہو سکے رکھ لینا تھوڑا یاد
ہاتھ اپنے تم دعاء کے لئے جب اٹھاؤ گے

(تابش ریحان)

Scanned by CamScanner

کوئی دیوانہ کہتا ہے کوئی پاگل سمجھتا ہے

کوئی دیوانہ کہتا ہے کوئی پاگل سمجھتا ہے
مگر دھرتی کی بے چینی کو صرف بادل سمجھتا ہے

میں تجھ سے دور کیسا ہوں تو مجھ سے دور کیسی ہے
یہ میرا دل سمجھتا ہے یا تیرا دل سمجھتا ہے

محبت ایک احساسوں کی فائن سی کہانی ہے
کبھی تیرا دیوانہ تھا کبھی میری دیوانی تھی

یہاں سب لوگ کہتے ہیں میری آنکھوں میں آنسو ہیں
جو تو سمجھے تو موتی ہے جو نہ سمجھے تو پانی ہے

سمندر تیر کا اندر ہے لیکن رو نہیں سکتا
یہ آنسو پیار کا موتی ہے لیکن کھو نہیں سکتا

میری چاہت کو دلہن تو بنا لینا مگر سن لے
جو میرا ہو نہیں پایا وہ تیرا ہو نہیں سکتا

کوئی دیوانہ کہتا ہے کوئی پاگل سمجھتا ہے
مگر دھرتی کی بے چینی کو صرف بادل سمجھتا ہے

Scanned by CamScanner

مجھے بھلا کے بھی تم بھلا نہ پاؤ گے

مجھے بھلا کے بھی تم بھلا نہ پاؤ گے
مجھے پاؤ گے اب تم جہاں بھی جاؤ گے

اگر ہماری حقیقت کو جان جاؤ گے
ہماری راکھ کو آنکھوں سے تم لگاؤ گے

ہماری آس کا ہر دور ٹوٹ جائیگا
قدم قدم پہ کریوں ہی آزماؤ گے

بچا کے رکھو زمانے کی آنکھ سے اس کو
وہ کھو گیا تو اسے پھر کہاں سے لاؤ گے

چلے بھی آؤ کہ دل بے قرار ہے اس دم
یہی تو ہوگا کہ اور دل دکھاؤ گے

کچھ ایسا درد ہے دیوانوں میری غزلوں میں
کبھی پڑھو گے تو رو رو کے جاں گنواؤ گے

میں تم کو بھول تو جاؤں مگر یہ آس بھی ہے
کبھی تو یاد کرو گے کبھی تو آؤ گے

یہ داغ دل ہے نہ تم دیکھو دوستوں ورنہ
پھر اس کے بعد کبھی تم مسکرا نہ پاؤ گے

یہ بن سنور کے کدھر جا رہے ہو تو آخر
کہاں کی ٹھانی ہے کس دل پہ قہر ڈھاؤ گے

ستم سے باز بھی آ جاؤ مان بھی جاؤ
اب اور مجھ کو کہاں تک تم ستاؤ گے

شکیل اس کے سلسلے کے بچھڑنے میں اگر
کوئی سوال کریگا تو کیا بتاؤ گے

(شکیل احمد)

اپنے رخسار پہ زلفوں کو پڑا رہنے دو

اپنے رخسار پہ زلفوں کو پڑا رہنے دو
یوں ہی مہتاب گھٹاؤں میں چھپا رہنے دو

جی میں آتا ہے زمانے سے چھپالوں تجھکو
لیکے آغوش میں سینے سے لگالوں تم کو
دل میں جذبات کا طوفان کا مچا رہنے دو
اپنے رخسار پہ زلفوں کو پڑا رہنے دو

ریشمی زلف کا ہٹ جانا قیامت ہوگا
چاند سے چاند کا ٹکرانہ قیامت ہوگا
چاند بدلی میں چھپا ہے تو چھپا رہنے دو
اپنے رخسار پہ زلفوں کو پڑا رہنے دو

میری دنیا یہ محبت کا گلستاں تم ہو
جس کو بڑے پیار سے پالا ہے وہ ارمان تم ہو
یہ بھرم میرا بنا ہے تو بنا رہنے دو
اپنے رخسار پہ زلفوں کو پڑا رہنے دو

مانگ پھولوں سے تمہاری بھر دونگا اس دن
شوخ نظروں سے مجھے تم نے جو دیکھا جس دن
مسکرانے کا یہ انداز بنا رہنے دو
اپنے رخسار پہ زلفوں کو پڑا رہنے دو

Scanned by CamScanner

کوئی بھی شئی کا زمانے میں طلبگار نہیں
ساتھ ہو تم تو جہاں بھی مجھے درکار نہیں
مجھ کو دیوانہ بنایا تو بنا رہنے دو
اپنے رخسار پہ زلفوں کو پڑا رہنے دو

میں جھوٹ اگر بولوں سولی پہ چڑھا دینا

میں جھوٹ اگر بولوں سولی پہ چڑھا دینا
فطرت ہے حسینوں کی دل لیکے دغا دینا
پروانہ کو شمع سے امید وفا کیا ہو
ہے کام فقط ان کا جل جل کے جلا دینا
گر میری محبت میں ایک ذرہ کمی پاؤ
حق دیتا ہوں میں تم کو جو چاہو سزا دینا
احباب جنازہ میرا جب لیکر نکلیں گے
تم آکے جنازہ پہ دو پھول چڑھا دینا
جس خط سے ہو رسوائی انجام محبت میں
مت رکھنا کتابوں میں اس خط کو جلا دینا
جل جل کے اکیلے میں خود کو نہ جلا دینا
گر میری ضرورت ہو تو کھڑکی سے بلا لینا
جب چاندنی راتوں میں تم چھت پہ ملو ہم سے
پیشانی سے زلفوں کو اسوقت ہٹا دینا

Scanned by CamScanner

ایک بار چلے آؤ تنہائی کے موسم میں
تم میری وفاؤں کا کچھ بھی تو صلہ دینا

میں جھوٹ اگر بولوں سولی پہ چڑھا دینا
فطرت ہے حسینوں کی دل لیکے دغا دینا

محبت کے چراغوں کو جلا دینا ضروری ہے

محبت کے چراغوں کو جلا دینا ضروری ہے
زمانے سے اندھیروں کا مٹا دینا ضروری ہے
مثالی زندگی دونوں جہاں میں تم اگر کیا ہو
وفا کی راہ میں خود کو مٹا دینا ضروری ہے
دیوانہ دید کی خاطر کہیں آنکھیں گنواں نہ دے
انہیں رخ سے پردے کا ہٹا دینا ضروری ہے
اگر یہ خوف ہے لگ جائیگی راہ گیر کو ٹھوکر
تو پھر وہ راہ کا پتھر ہٹا دینا ضروری ہے
بھٹکتا پھر رہا ہے جو مسافر ہے نیا کوئی
تیرا یہ فرض ہے رستہ بتا دینا ضروری ہے
نفیس اخلاق اور علم و ہنر بخشا خدا نے تو
خزانے یہ زمانے میں لٹا دینا ضروری ہے

(نفیس احمد)

ایک بار چلے آؤ تنہائی کے موسم میں
تم میری وفاؤں کا کچھ بھی تو صلہ دینا

میں جھوٹ اگر بولوں سولی پہ چڑھا دینا
فطرت ہے حسینوں کی دل لیکے دغا دینا

محبت کے چراغوں کو جلا دینا ضروری ہے

محبت کے چراغوں کو جلا دینا ضروری
ہے
زمانے سے اندھیروں کا مٹا دینا ضروری۔
ہے
مثالی زندگی دونوں جہاں میں تم مگر کیا ہو
وفا کی راہ میں خود کو مٹا دینا ضروری
ہے
دیوانہ دید کی خاطر کہیں آنکھیں گنواں نہ دے
انہیں رخ سے پردے کا ہٹا دینا ضروری
ہے
اگر یہ خوف ہے لگ جائیگی راہ گیر کو ٹھوکر
تو پھر وہ راہ کا پتھر ہٹا دینا ضروری
ہے
بھٹکتا پھر رہا ہے جو مسافر ہے نیا کوئی
تیرا یہ فرض ہے رستہ بتا دینا ضروری
ہے
نفیس اخلاق اور علم و ہنر بخشا خدا۔ نے تو
خزانے یہ زمانے میں لٹا دینا ضروری
ہے

(نفیس احمد)

اے دور جانے والے ذرا مڑ کے دیکھ لے

اے دور جانے والے ذرا مڑ کے دیکھ لے
بیٹھا ہوں کب سے میں تیرے انتظار میں
دنیا کو میں نے چھوڑ کر تجھ سے وفا کیا
ایسا وفا کیا کہ خود کو بھلا دیا
پھر بھی تو مجھ سے رہتے ہو اس طرح خفا
اے دور جانے والے ذرا مڑ کے دیکھ لے
تیری پہلی مسکراہٹ میرے دل میں بس گئی
تیری چاند جیسی صورت میرا خواب بن گئی
میرے دل کی آرزو جل کر راکھ ہوگئی
اے دور جانے والے ذرا مڑ کے دیکھ لے
تیری بے وفائی میں تو میری خوشیاں اڑ گئی
جو خوشی مجھے ملی تھی وہ پل میں کھوگئی
تیرے دل سے میری چاہت اب کیوں نکل گئی
اے دور جانے والے ذرا مڑ کے دیکھ لے
تیری یادوں نے مجھے تو کتنا رلایا ہے
جو پسند کبھی نہ تھا وہ مجھ سے کرایا ہے
اتنا قریب رہ کے پھر بھی میں دور ہوں
اے دور جانے والے ذرا مڑ کے دیکھ لے

Scanned by CamScanner

یہ دیوانہ پن میرا تو تجھے یاد آئیگا
تو کرے لاکھ کوشش مجھ سا نہ پائیگا
میری یاد تجھ کو اب ہر پل رلائیگی
اے دور جانے والے ذرا مڑ کے دیکھ لے

شعر

محبت میں ہم نے کیا کچھ نہیں لٹا دیا
انکو پسند تھی روشنی ہم نے خود کو جلادیا
جب ہم کو جلتا دیکھ کر مسکرائے وہ
تو ہم نے اپنے سارے درد کو بھلادیا

Scanned by CamScanner

وہ جو ملتا رہا بہانے سے

وہ جو ملتا رہا بہانے سے
اب تو آتا نہیں بلانے سے

لاکھ چھپنے کی کوشش کرلے
پیار چھپتا نہیں چھپانے سے

مجھ سے روٹھا تو پاس تھا میرے
وہ ہونے لگا منانے سے

وہ جو کہتا رہا اکیلے میں
اب وہ کہتا پھرے زمانے سے

جام پیتا تو ہوش رہتا تھا
بے خبر ہوں میں نہ پلانے سے

اس کے در پہ جھکا ہے سر فانؔی
اب تو اٹھتا نہیں اٹھانے سے

(فانی خان)

شعر

تم پیکرِ جمال ہو حسنِ بہار ہو
تم حسن چاند کا ہو گلو کا نکھار ہو
جو کچھ بھی ہو ہنو میری جان غزل سنوں
مجھ کو اس پہ ناز ہے تم میرا پیار ہو

Scanned by CamScanner

اب دوستی کے کوئی بھی قابل نہیں ملا

اب دوستی کے کوئی بھی قابل نہیں ملا
سب سے ملے ہیں ہاتھ مگر دل نہیں ملا

جب سے تمہاری یاد کی خوشبوں جدا ہوئی
طوفاں ملا ہے کشتی کو ساحل نہیں ملا

جو میرے دل کو قتل اداؤں سے کر سکے
مقتل میں ایسا کوئی بھی قاتل نہیں ملا

اللہ کا ہے شکر کہ دنیا کی بھیڑ میں
دل آخرت کی فکر سے غافل نہیں ملا

مدت کے بعد آپ بھی ہم سے ملے مگر
حسنِ خلوص آپ کے شامل نہیں ملا

میں اس لئے خموش محفل میں اے فرازؔ
کوئی میرے مزاج کے قابل نہیں ملا

(فراز عالم)

Scanned by CamScanner

تیرا غم چھپا کے جی لیں گے

مٹا کے خود کو تیرا غم چھپا کے جی لیں گے
تیرے پیار میں آنسو بہا کے جی لیں گے
تو نہ آ سکا گر ہاتھ کی لکیروں میں
تجھے ہم آنکھ کا آنسو بنا کے جی لیں گے

لگا دو روگ ہمیں خون آرزو کرو
تمہاری یاد کو دل میں بسا کے جی لیں گے
کریں نہ لوگ ہمیں بے وفا کے نام سے بدنام
تیری جفاؤں کو من میں چھپا کے جی لیں گے

شعر

یہ ریت نہیں بکھرا ہوا پیار ہے میرا
یہ کیسا تکلف ہے اٹھا کیوں نہیں لیتے
پھولوں سے بھی کچھ کم نہیں ٹکڑے میرے دل کے
چن کر انہیں گلدستہ بنا کیوں نہیں لیتے

جس طرح اندھیرے میں روشنی ضروری ہے

جس طرح اندھیرے میں روشنی ضروری ہے
تیرا غم بھلانے کو شاعری ضروری ہے
اس لئے تمھیں میں نے دیر تک نہیں دیکھا
عشق اور محبت میں تشنگی ضروری ہے
پھول جب بھی کھلتے ہیں خوشبوئے لٹاتے ہیں
باشعور لوگوں سے دوستی ضروری ہے
اس لئے نماز اپنی میں قضاء نہیں کرتا
موت کی تمنا ہے زندگی ضروری ہے
میرے ملک کی مٹی مجھکو یاد کرتی ہے
ماں تڑپ رہی ہوگی واپسی ضروری ہے

(محمد سفیان فلاحی)

قطعہ

جو اتر نہ جائے دل میں وہ صدا صدا نہیں ہے
جو نہ عرش کو ہلادے وہ دعا دعا نہیں ہے
آؤ قریب آؤ آنسو تو پونچھ دوں میں
دل تو جلا ہے لیکن دامن جلا نہیں ہے

Scanned by CamScanner

میری یادوں کے آنگن میں آتے رہو

میری یادوں کے آنگن میں آتے رہو
ہاں تصور میں تم مسکراتے رہو

میرے خوابوں کی دنیا سجاتے رہو
وعدۂ وصل اب تم نبھاتے رہو

اپنی نظروں کے اس شوقِ انداز سے
جام الفت ہمیں جاں پلاتے رہو

میرے آنگن میں خوشبو بکھر جائیگی
اس گلی سے جو تم آتے جاتے رہو

اب کسی چیز کی کیا ضرورت تمہیں
نور کی اے غزل گنگناتے رہو

(عبدالوہاب)

قطعہ

تیز ہے لیکن یہ دل کی آندھیاں چل جائیں گی
ان چراغوں کو نہ چھیڑو انگلیاں جل جائیں گی
مت نہاؤ جھیل میں تم مل مل کے یہ گورا بدن
آگ پانی میں لگے گی مچھلیاں جل جائیں گی

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner